تعارف وتبصرہ:

تحقیقاتِ اسلامیات

محمد عبداللہ*

ڈاکٹر سعید الرحمٰن (مرتب)العلم پبلی کیشنز، عبدالغنی پلازا ، محلّہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور،
سن اشاعت ۲۰۱۷ء، صفحات ،۵۱۹، قیمت درج نہیں۔

علمی دنیا میں فہارس اور اشاریہ جات(Indexing) کی ضرورت اور اہمیت روز افزوں ہے۔ اس کے ذریعے کتب و رسائل اور تحقیقی مقالات کی تفصیلات کی نشاندہی انتہائی جامعیت و اختصار کے ساتھ ہوجاتی ہے۔ قاری کو اپنی مطلوبہ کتاب یا مقالہ کی تلاش میں پورے کتب خانے کو نہیں چھاننا پڑتا۔ بلکہ ایک جگہ پر نشاندہی سے قاری کا وقت بھی بچتا ہے اور مطلوبہ معلومات بھی آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ مغربی دنیا میں تو یہ کام سالانہ، ششماہی اور ماہانہ بنیادوں پر باقاعدگی سے ادارے سرانجام دے رہے ہیں۔

زیرنظر کتاب تحقیقات اسلامیات پی۔ ایچ۔ڈی۔، ایم۔فل اور ایم۔اے۔ کے اردو میں علوم اسلامیہ کے مقالات کی فہرست واشاریہ(Urdu Islamic Research Index)پر مشتمل ہے جو ڈاکٹر سعید الرحمٰن نے ترتیب دی ہے۔ فاضل مرتب کا تعلق ایک علمی خانوادے سے ہے اور عبدالولی خان یونیورسٹی مردان (خیبر پختون خوا) میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ کام کے کرنے کا خیال مرتب کو اپنے پی۔ ایچ۔ ڈی (علوم اسلامیہ) کے مقالہ بعنوان پاک و ہند کے منتخب اردو اسلامی جرائد کی نمایاں خصوصیات اور بنیادی مناہج کا علمی و تجزیاتی مطالعہ ۲۰۱۵ء کے دوران ہوا جس کے تحت فاضل مرتب نے نہ صرف پورے پاکستان کے مدیران رسائل و جرائد سے رابطہ کر کے معلومات لیں بلکہ ہندوستان کے اردو اسلامی رسائل و مجلّات کے حوالہ سے بھی مواد جمع کیا۔ بلا شبہ پاک و ہند کے منتخب اردو رسائل و جرائد کا جمع کرنا یا کم از کم معلومات جمع کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ جو محقق نے نہایت جانفشانی سے سرانجام دیا۔ ان کی اس کاوش کا اعتراف ہندوستان کے معروف مجلّات تحقیقاتِ اسلامی (علی گڑھ)اور معارف (اعظم گڑھ) نے بھی کیا ہے۔

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

پاک وہند میں کتنی جامعات ہیں اور ان جامعات میں علوم اسلامیہ میں کس سطح پر کیا تحقیقات ہوئی ہیں؟ ایک نو وارد محقق اور قاری یقیناً اس کی تلاش کے لیے بے تاب رہتا ہے۔ بالخصوص سابقہ معلومات کے جائزے (Survey of Literature) کے لیے اس کا ادراک از حد ضروری ہے۔ جناب سعید الرحمٰن نے نقش اول کے طور پر تحقیقات اسلامیات کے عنوان سے اس کام کو محققین کے لیے آسان کر دیا ہے۔ اہل علم ان کے صمیم قلب سے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے اس قدر محنت، دقتِ نظر اور جانفشانی سے یہ کام سرانجام دیا ہے۔

فاضل مرتب نے تحقیقات اسلامیات میں پاک و ہند کی تقریباً ایک سو سے زائد جامعات کے ۲۲۲۷ پی۔ایچ۔ڈی، ۲۶۸۷ ایم۔فل اور ۲۹۳۱ ایم۔ اے / بی۔ ایس کے تحقیقی مقالات کی فہرست یعنی کل ۷۸۴۵ موضوعات (سندی مقالات) کا الف بائی ترتیب سے توضیحی اشاریہ مرتب کیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ۴۷۵ ایسے عنوانات بھی درج کیے ہیں جن کو مرتب کے خیال میں مستقبل میں تحقیق کا موضوع بنایا جاسکتا ہے۔

مزید براں کتاب کے آخر میں اصولِ تحقیق، تدوین، اور رسمیاتِ مقالہ نگاری پر اردو، عربی اور انگریزی کتب کی فہرست بھی درج کی ہے۔ فاضل مرتب نے خود اس اشاریہ کی جو خصوصیات مقدمہ میں ذکر کی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ زیر نظر فہرس مقالات کی کوئی عام فہرس نہیں ہے بلکہ یہ ایک علمی، تحقیقی، فنی، توضیحی اور موضوعات فہرست ہے جو ایک اہم تحقیقی دستاویز اور وضاحتی کتابیات کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ فہرس کے اندراج میں الف بائی ترتیب سے اولاً عنوان مقالہ، پھر مقالہ نگار کا نام، نگران ومعاون نگران تحقیق کا نام، متعلقہ شعبہ، ادارہ اور جامعہ کا نام و مقام، سن تکمیل، تعداد صفحات، ویب سائٹ یا کتابی صورت میں اشاعت کی تفصیلات اگر میسر ہیں، درج کی گئی ہیں۔

۳۔ الف بائی ترتیب برائے اندراج، تفصیلات و معلومات اس لیے اختیار کیا گیا ہے کہ تمام جامعات کا تحقیقی کام منظّم انداز میں پیش کیا جاسکے نیز ایک جیسے عنوانات بھی ایک ساتھ مل سکیں۔

۴۔ مقالات کی جتنی بھی تفصیلات مہیا ہوسکی ہیں ان پر ہی انحصار کیا گیا ہے۔

۵۔ مقالات کی تکمیل کا سن دے دیا گیا ہے تاہم بعض مقالات ابھی زیر تحقیق بھی ہیں یا معلومات نہ ملنے کی صورت میں کچھ بھی تحریر نہیں کیا گیا ہے۔

۶۔ مقالات کی نشاندہی ویب سائٹس اور لنک کے ذریعے بھی کر دی گئی ہے۔

۷۔ زیر نظر فہرست مقالات میں اکثریتی مقالات علوم اسلامیہ سے متعلق ہیں تاہم دیگر مضامین بالخصوص

ادبیات و لسانیات ، تاریخ پاکستانیات، ابلاغیات، اقبالیات وغیرہ پر بھی مقالات درج کردیے گئے ہیں۔ (ص۲۹۔۳۱)

جناب مرتب نے مقدمہ میں دنیائے تحقیق میں اشاریہ سازی کی ضرورت و اہمیت پر مختلف اہل علم کی آراء تفصیل کے ساتھ (ص:۲۷۔۲۸) پیش کی ہیں۔ جو مختلف مصادر سے حاصل کی گئی ہیں جن کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ جو بذات خود اس موضوع پر دلچسپی کی حامل ہیں۔

مقالات کی فہرست کا سرسری مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی طور پر سامنے آتی ہے کہ موضوعات میں جزوی اور کلی طور پر تکرار موجود ہے۔ بالخصوص دینی و مذہبی اور قومی شخصیات پر تو کام کا غیر معمولی طور پر تنوع موجود ہے۔ جامعات اور ادارہ ہائے علوم اسلامیہ کے کار پردازان سے سے یہی گزارش ہے آئندہ کم از کم اس تکرار سے بچا جائے۔ علاوہ ازیں فہارس اور اشاریہ میں مذکور مقالات تک رسائی ہنوز تشنہ طلب ہے۔ کتنے مقالات کتابی صورت میں آ چکے ہیں اور کتنے آن لائن یا لنک پر موجود ہیں، یہ تعداد بہت تھوڑی ہے۔ تاہم مرتب نے اپنے تئیں جو کوشش کی ہے وہ نہایت قابل دادا ہے۔

کوئی بھی انسانی کاوش کمزوریوں اور کوتاہیوں سے پاک نہیں ہوتی جب کہ فاضل مرتب نے متعدد بار اپنی خواہش کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا ہے۔

> اس فہرس میں انسانی بساط کے مطابق پاک و ہند کے جامعات کے تحقیقی مقالات و موضوعات کے اندراج کی حتی المقدور کوشش کی ہے مگر اس کے باوجود سینکڑوں ایسے مقالات ہون گے جن کی تلاش بسیار کے باوجود ہماری رسائی کسی طرح ممکن نہ ہوسکی لہٰذا قارئین سے گزارش ہے کہ اس قسم کی معلومات ہمارے ساتھ اپنی سہولت کے مطابق بذریعہ ڈاک، سوشل میڈیا پر ضرور شیئر کریں۔ (ص:۳۱۔۳۲)

فاضل مرتب کے اس اعتراف کے ساتھ چند امور کی طرف توجہ مزید بہتری کے لیے قدم تصور کرلیا جائے ان سے مقصود ہرگز حوصلہ شکنی نہیں۔

۱۔ کتاب کا عنوان تحقیقات اسلامیات ہے، اور فاضل مرتب نے مقدمہ میں یہ صراحت بھی کی ہے کہ انہوں نے اپنے ذوق اور دلچسپی کے لیے اردو ادب، ابلاغیات اور اقبالیات کے موضوعات کا بھی اندراج کردیا ہے۔ یہ اندراج بلا مبالغہ کتاب کے ایک تہائی حصہ پر مشتمل ہوگا، مناسب ہوگا کہ کتاب کے نام کے پیش نظر صرف علومِ اسلامیہ کے مقالات کا ہی اندراج کیا جائے۔ اسلامیات کے علاوہ مقالات پر مشتمل فہارس الگ مرتب کی جاسکتی

ہے۔

۲۔ علوم اسلامیہ کے متعدد مقالات عربی اور انگریزی میں تحریر کیے جاتے ہیں۔ مگر فاضل مرتب نے اردو فہرست لکھ کر وہ سب قلم زد کر دیے ہیں۔ اگر تو تحقیقات اسلامیات ہے تو پھر محض اردو کا اضافہ غیر ضروری ہے اور اردو، عربی اور انگریزی کے جملہ مقالات جن کا تعلق علوم اسلامیہ سے شامل ہونا چاہیے وگرنہ فہرس ناقص رہے گی۔

۳۔ کتاب میں تدوینی امور اصلاح طلب ہیں، معلوم ہوتا ہے کتاب کا مرتب، کمپوزر اور ایڈیٹر ایک (سعید الرحمٰن) ہی ہے۔ بلا شبہ اس سے ان کی محنت عیاں ہے لیکن تدوینی امور کے لیے کسی پیشہ ورانہ ماہر کی خدمات حاصل کر لی جاتیں تو بہتر ہوتا۔ کتاب کا فانٹ باریک رکھا گیا ہے۔ مقالات کی درجہ بندی میں مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

۴۔ فہارس کی صحت اور جانچ پڑتال پر مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ مثلاً اندراج نمبر ۱۲۶۳ روایات جمع و تدوین قرآن کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ، حافظ محمد عبدالقیوم شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ ایک تو یہ مقالہ پی۔ ایچ۔ ڈی کا نہیں ایم۔ فل کا ہے۔ جبکہ درست اندراج ایم۔ فل مقالات اندراج نمبر ۱۳۵۸ پر موجود ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ مقالہ شعبہ عربی سے نہیں بلکہ شیخ زاید اسلامک سینٹر سے ہوا ہے۔

۵۔ اگرچہ کتاب میں الف بائی ترتیب مرتب ہی کی اختیار کردہ ہے مگر یہ ترتیب موضوعاتی ہوجاتی تو محققین کے لیے استفادہ زیادہ آسان ہوتا۔ مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت وغیرہ کے عنوانات کے تحت۔ نیز اس ترتیب سے یہ بھی بخوبی علم ہوجاتا کہ ایک ہی موضوع پر کس قدر کام ہوا ہے۔

۶۔ کئی جامعات میں مقالات بوجوہ جمع نہیں ہوسکے۔ فاضل مرتب نے ان کو بھی شامل کیا ہے۔ ایسے عنوانات کا یہاں پر تذکرہ طوالت کا باعث ہوگا۔

۷۔ بعض جامعات کا تذکرہ ہونے سے بھی رہ گیا ہے مثلاً یو۔ ای۔ ٹی لاہور اور لاہور گیریژن یونیورسٹی میں گزشتہ چار پانچ سالوں سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے پروگرام جاری ہیں، ایسی دیگر جامعات بھی ہیں۔

۸۔ بعض اندراجات مکرر بھی ہوگئے ہیں۔ اسی طرح بعض نام درست نہیں لکھے گئے۔ مثلاً درست نام ذوالفقار علی ملک ہے نہ کہ ظفر علی ملک (پنجاب یونیورسٹی، ص: ۱۰۸)، درست نام حافظ محمد سجاد ہے نہ کہ حافظ محمد ساجد۔ (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی) (ص: ۱۱۵)

مذکورہ چند پہلوؤں کے باوجود کتاب تحقیقات اسلامیات ہر جامعہ، ادارہ، لائبریری اور ہر محقق کی ضرورت ہے۔ آخر میں ہم فاضل مرتب کو دو تجاویز بھی پیش کرنا چاہیں گے۔ اولاً ہر ادارہ سے کسی استاذ یا محقق کو اپنا نمائندہ

بنائیں اور ان سے جدید ترین معلومات حاصل کریں۔ نیز پہلے سے موجود مقالات کی عملی جانچ (Physical Research) بھی کی جائے تاکہ فہرست کی صحت یقینی ہو۔ دوسرے اپنے ادارے اسلامک ریسرچ اینڈ انڈکسنگ سیل (IRIC)) کو باقاعدہ کسی مقتدر ادارے مثلاً ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان (HEC) سے منظور کروا کر باقاعدہ مقالات و کتب اور رسائل و جرائد کے اشاریہ جات پر منظّم انداز میں کام ہوسکتا ہے۔ جس کے لیے مالی معاونت اور افرادی قوت کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اس طرح IRIC کا دائرہ کار صرف پاکستان میں ہی نہیں بین الاقوامی سطح پر بڑھایا جاسکتا ہے۔

ہم مرتب ڈاکٹر سعید الرحمٰن کو اس عظیم منصوبہ کی تکمیل پر نہ صرف مبارک باد پیش کرتے ہیں بلکہ اس کو جامع اور مربوط انداز میں جلوہ گر دیکھنا چاہتے ہیں۔ تحقیقات اسلامیات سے استفادہ کرنے والے محققین بھی ان کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو مزید نافع بنائے۔

کتاب کا ٹائٹل دلکش اور جلد مضبوط ہے۔ معروف کتب خانوں پر دستیاب ہے اور ناشر سے براہِ راست بھی منگوائی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆